بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ٹیلیفون: ۴۴۹
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی
جلد ۳۶ / ۴۱ — سوموار ۶ ربیع الاول ۱۴۰۲ھ، ۴ صلح ۱۳۶۱ ہش، ۴ جنوری ۱۹۸۲ء — نمبر ۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احبابِ جماعت احمدیہ کو حضور انور ایدہ اللہ کی طرف سے "ستارۂ احمدیت" کے خصوصی اعزاز کا عطیہ

اس ستارے کے چودہ کونے ہیں ہر کونے میں اللہ اکبر اور درمیان میں لا الٰہ الا اللہ لکھا ہے

حضور انور نے دوسرے روز کے خطاب سے قبل اوّل آنے والی مجالس خدام و انصار کو علم انعامی عطا فرمایا

جماعت احمدیہ کے ۸۹ ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز دوسرے اجلاس میں حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

(قسط اوّل)

ربوہ: ۲۷ فتح / دسمبر۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کے ۸۹ ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر دوسرے روز کے دوسرے اجلاس میں احباب کو اپنے زندگی بخش پیغام سے نوازتے ہوئے ایک عظیم الشان اور تاریخی اعلان کیا اور اپنے مخلص وفدائی احبابِ جماعت احمدیہ کو ایک عظیم المرتبت انعام یعنی "ستارۂ احمدیت" سے نوازا۔ حضور انور نے اس کی تاریخی اہمیت اور عظمت بھی بیان فرمائی۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نماز ظہر و عصر باجماعت پڑھانے کے بعد کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہوئے۔ تقریب کا باضابطہ آغاز تلاوتِ قرآن پاک سے ہوا جو مکرم قاری عاشق حسین صاحب نے اپنے مخصوص لحن سے کی۔ بعد ازاں محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل نے سیدنا حضرت اقدس کا پُر معارف اور شیریں کلام ترنم سے پڑھ کر سُنایا۔ آپ نے بعض منتخب اشعار پڑھے جن میں حمد و ثناء اسی کو جو ذاتِ جاودانی۔ بعض فارسی اشعار۔ نظم فبحان الذی اخزی الاعادی اور نظم نورِ فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا ——— شامل ہیں۔

نظم کے بعد صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ محترم محمود احمد صاحب مائیک پر آئے اور سال گزشتہ ۶۰ - ۱۳۵۹ ہش مطابق ۸۱ - ۱۹۸۰ء میں کارکردگی کے لحاظ سے اوّل دوم سوم آنے والی مجالس کا اعلان کیا۔ ان کے اعلان کے مطابق مجلس خدام الاحمدیہ مارٹن روڈ کراچی اوّل آئی اور خلافت جوبلی علمِ انعامی کی مستحق ٹھہری۔ مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ دوم رہی اور سندِ خوشنودی کی مستحق قرار پائی اور مجلس خدام الاحمدیہ سرگودھا شہر تیسرے نمبر پر رہی اور سندِ خوشنودی کی مستحق قرار پائی۔

محترم صدر صاحب نے حضور انور سے درخواست کی کہ وہ متعلقہ قائدین مجالس کو علمِ انعامی اور اسنادِ خوشنودی عطا کریں۔ مجلس خدام الاحمدیہ مارٹن روڈ کے قائد مکرم محمود احمد صاحب اشرف ہیں۔ وہ موجود نہیں تھے۔ چنانچہ ان کی جگہ پر قائمقام قائد مکرم شیخ عبدالمالک صاحب نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دستِ مبارک سے خلافت جوبلی علمِ انعامی حاصل کیا۔ حضور انور نے فرمایا

"بارک اللہ لکم"

محترم صدر صاحب نے بھی مائیک سے بارک اللہ لکم کہا۔ اس کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کے مہتمم مقامی مکرم محمد اسلم صاحب شاد منگلا نے دوسری پوزیشن پر آنے کی وجہ سے سندِ خوشنودی حضور انور کے دستِ مبارک سے حاصل کی۔ حضور نے بارک اللہ لکم فرمایا۔ تیسری پوزیشن پر آنے کی وجہ سے مجلس خدام الاحمدیہ سرگودھا شہر کے قائد مکرم سید اویس احمد صاحب نے حضورِ انور کے دستِ مبارک سے سندِ خوشنودی حاصل کی۔ حضور نے بارک اللہ لکم فرمایا۔

بعد ازاں صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب مائیک پر آئے اور سال ۶۰ - ۱۳۵۹ ہش مطابق ۸۱ - ۱۹۸۰ء میں کارکردگی کے لحاظ سے پہلی دس پوزیشنیں حاصل کرنے والی مجالس انصار اللہ کے نام پڑھ کر سنائے۔ ان مجالس کے نام بالترتیب یہ ہیں۔

۱۔ عزیز آباد کراچی۔ ۲۔ فیصل آباد۔ ۳۔ ربوہ ۴۔ ڈرگ روڈ کراچی۔ ۵۔ ناظم آباد کراچی۔ ۶۔ اسلامیہ پارک لاہور۔ ۷۔ سرگودھا شہر۔ ۸۔ شیخوپورہ۔ ۹۔ دار الذکر لاہور۔ ۱۰۔ ماڈل ٹاؤن لاہور۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ نے مجلس انصار اللہ عزیز آباد کراچی کے زعیم اعلیٰ مکرم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو اپنے دست مبارک سے علمِ انعامی عطا فرمایا اور "بارک اللہ لکم" ارشاد فرمایا۔

اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ناظرِ تعلیم مائیک پر آئے اور صد سالہ جوبلی کے تعلیمی منصوبہ کے تحت یونیورسٹیوں اور بورڈوں میں اوّل، دوم، سوم آنے والے طلباء کے ناموں کا اعلان کیا اور بعد ازاں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان طلباء کو اپنے دستِ مبارک سے تمغہ جات عطا فرمائے (اس کی مکمل تفصیل بعد میں دی جائے گی)۔

باقی صـ۸ پر

اخبارِ احمدیہ

ربوہ۔ ۳۱ فتح / دسمبر۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"حضور انور کو ضعف ہے مگر عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔"

احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل و کرم سے ہمارے محبوب آقا ایدہ اللہ کو صحت کامل و عاجل عطا کرے اور آپ کو روح القدس کی تائید سے نوازے اور ہر گام آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ موصوفہ مدظلہا العالی کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

. . . . . .

• میرے بیٹے محمد ظفر قریشی سلمہٗ کا نکاح ہمراہ عزیزہ یاسمین خان سلمہا بنت مکرم جناب حسن محمد خان صاحب نائب وکیل التبشیر تحریک جدید محترم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع راولپنڈی نے ۱۶ اکتوبر ۱۹۸۱ء کو بعوض پچیس ہزار روپے مہر مسجد نور راولپنڈی میں پڑھا۔ محمد ظفر قریشی صاحب حضرت حکیم محمد حسین صاحب قریشی مرحوم مفرح عنبری لاہور (اصحاب حضرت اقدس) کا پوتا اور یاسمین خان محترم فضل محمد خان صاحب مرحوم کی پوتی ہیں۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم یہ رشتہ ہر لحاظ سے مبارک اور بابرکت کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بناوے۔ آمین۔

(محمد اسمٰعیل قریشی۔ اردو منزل راولپنڈی چھاؤنی)

جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

تمام جماعت ہائے احمدیہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ ۱۲ ربیع الاوّل کو اس دن کے شایانِ شان "سیرت النبیؐ" کے جلسے منعقد کریں جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلو بیان کئے جائیں اور رپورٹیں نظارت اصلاح وارشاد کو بھجوائیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل

۶ر ربیع الاول ۱۴۰۲ھ

۴ر صلح ۱۳۶۱ ہش

ہمارے نواسی ویں جلسہ سالانہ کی خصوصی عظمت و شان

پندرھویں صدی ہجری (جو لاریب غلبۂ دینِ حق کی صدی ہے) کے شروع ہوتے ہی ہمارے مقدس و بابرکت جلسۂ سالانہ کی عظمت و جلالتِ شان کو بھی جو اسے اول دن سے منجانب اللہ حاصل ہے بفضل اللہ تعالیٰ چار چاند لگ گئے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے اس بے نظیر ملّی جلسے کا دینِ حق کے غلبہ کے ساتھ بہت گہرا تعلق ہے کیونکہ آج سے نوّے سال قبل اذنِ الٰہی کے ماتحت اس کی بنیاد رکھی ہی اس لئے گئی تھی کہ تا پوری دنیا میں دینِ حق کو غالب کرنے کی تدابیرِ حسنہ کو عملی جامہ پہنانے کی راہ ہموار ہو تعلق باللہ کے ذریعہ تائید و نصرتِ الٰہی کو جذب کرنے کی اہلیت و استعداد بڑھے اور اس راہ میں قربانیاں پیش کرنے اور کرتے چلے جانے کے عزم کی سال بہ سال تجدید ہوتی رہے۔

ہمارا ۸۸ واں جلسۂ سالانہ چودھویں صدی ہجری (جس میں غلبۂ دینِ حق کی بنیاد رکھی گئی تھی) کا آخری جلسۂ سالانہ تھا اور اس لحاظ سے خاص اہمیت کا حامل تھا وہ سال ہم نے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آسمانی قیادت میں غلبۂ دینِ حق کی آسمانی مہم میں مزید تیزی پیدا کر کے پندرھویں صدی ہجری کے استقبال کی تیاریوں میں گزارا تھا چنانچہ ہم نے اپنی ان تیاریوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے گزشتہ سال اپنے ۸۸ ویں جلسۂ سالانہ میں اس حال میں شرکت کی سعادت حاصل کی کہ چودھویں صدی ہجری کے آخری سال کے دوران حضور انور ایدہ اللہ کے دستِ مبارک سے ناروے کے دارالحکومت اوسلو میں نہایت عالی شان مشن ہاؤس اور مسجد کا افتتاح عمل میں آچکا تھا۔ برطانیہ میں جہاں آج سے ۵۷ سال قبل لنڈن کی سب سے پہلی مسجد تعمیر کرنے کی غیر معمولی سعادت جماعت کے حصہ میں آئی تھی چودھویں صدی کے آخری سال کے دوران اسے پانچ نئے شہروں میں مشن ہاؤس خریدنے کی توفیق ملی۔ اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وہاں تشریف لے جا کر باری باری ان کا افتتاح فرمایا۔ چنانچہ چودھویں صدی ہجری ختم ہونے سے پہلے پہلے برطانیہ میں مسجد فضل لنڈن سمیت احمدیہ مشنوں کی تعداد چھ ہو چکی تھی۔ اب بفضل اللہ تعالیٰ لنڈن، ساؤتھ ہال، برمنگھم، بریڈفورڈ، ہڈرز فیلڈ اور مانچسٹر میں جماعت کے مستقل تبلیغی مشن قائم ہیں اور اب برطانیہ کے ایک اور شہر جلنگھم میں بھی مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر کی تیاریاں آخری مراحل میں ہیں۔ پھر چودھویں صدی کے آخری سال کے دوران جماعت کو جو سب سے اہم انقلاب انگیز و تاریخ ساز کارنامہ اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت کے نتیجہ میں سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ وہ سپین کے تاریخی شہر قرطبہ کے قریب ۷۴۴ سال کے طویل عرصہ کے بعد سب سے پہلی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے سے متعلق تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی حرم محترم حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدھا کی معیت میں وہاں تشریف لے جا کر اپنے دستِ مبارک سے اس کا سنگِ بنیاد رکھا اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدھا کو بھی اس مسجد کی بنیاد میں اینٹ نصب کرنے کی غیر معمولی سعادت نصیب ہوئی۔ اس طرح سپین کی تقدیر بدلنے اور وہاں پوری شان کے ساتھ اسلامی دور واپس آنے کی بنیاد پڑی۔

الغرض ہم نے ان عظیم فضلوں پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاتے ہوئے پندرھویں صدی کا استقبال کرتے اور اپنے ۸۸ ویں مقدس و مبارک جلسہ سالانہ میں جو پندرھویں صدی کا پہلا جلسہ تھا شرکت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ ہمارے ۸۹ ویں جلسہ سالانہ یعنی پندرھویں صدی ہجری کے دوسرے جلسہ کو یہ خصوصی اہمیت و عظمت حاصل ہے کہ یہ غلبۂ دینِ حق کے نقطۂ آغاز کے طور پر پندرھویں صدی ہجری کے پہلے سال کے دوران اللہ تعالیٰ کے بارش کی طرح نازل ہونے والے غیر معمولی فضلوں۔ رحمتوں اور برکتوں کے جلو میں منعقد ہو کر انہیں دنیا پر آشکار کرنے کا موجب بنا اور دلوں کو اس نورِ یقین سے پُر کرنے کا نہایت مؤثر ذریعہ ثابت ہوا کہ اب غلبۂ دینِ حق کا عملی ظہور دن بدن نمایاں سے نمایاں تر ہوتا چلا جائے گا اور یہ صدی ختم نہیں ہوگی کہ یہ غلبہ اپنے کمال کو پہنچ کر اس دنیا کو حق اور راستی سے اس طرح پُر کر دکھائے گا جس طرح سمندر پانی سے لبریز ہیں۔

چنانچہ پندرھویں صدی ہجری کے پہلے سال کے دوران ۷۴۴ سال کے طویل وقفہ کے بعد سپین میں قائم ہونے والی سب سے پہلی عالی شان مسجد کی عمارت پایۂ تکمیل کو پہنچی۔ کینیڈا کے شہروں ٹورانٹو اور کیلگری میں مستقل مشن ہاؤسوں کے قیام کی غرض سے دو عالی شان عمارتوں اور چالیس ایکڑ اراضی کی خرید عمل میں آئی۔ اسی طرح جاپان کے شہر ناگویا میں جماعت کی خرید کردہ نہایت خوبصورت اور عالیشان عمارت میں جماعت کے مستقل مشن کا قیام عمل میں آیا اور اس طرح مشرقِ بعید کے سب سے زیادہ ترقی یافتہ ملک میں اشاعتِ حق کی نئی راہیں استوار ہوئیں۔ مزید برآں مغربی افریقہ کے متعدد ممالک میں نئی جماعتوں کے قیام کے علاوہ متعدد عالیشان مساجد کی تعمیر عمل میں آئی اور کئی نئے ہسپتال اور ہائر سیکنڈری سکول کھلے اور اس طرح پہلے سے قائم شدہ ہسپتالوں اور سکولوں کی تعداد میں مزید اضافہ ہوا۔ نیز یورپ کے دو مزید ممالک اور جنوبی امریکہ کے ایک ملک میں مساجد اور مشن ہاؤسوں کے قیام کی مساعی تیز تر ہونے کے باعث اس ضمن میں بنیادی نوعیت کی بعض نئی کامیابیاں حاصل ہوئیں۔

پندرھویں صدی شروع ہوتے ہی موسلا دھار بارش کی طرح نازل ہونے والے ان غیر معمولی فضلوں۔ رحمتوں اور برکتوں پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاتے ہوئے احباب جماعت پاکستان کے کونہ کونہ سے ہی نہیں بلکہ دنیا کے دور دراز علاقوں حتیٰ کہ مشرق و مغرب کے آخری کناروں تک سے دلی خوشی اور مسرت کا اظہار کرتے ہوئے امسال بھی جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کے ماتحت دیوانہ وار کھچے چلے آئے اس طرح انہوں نے ہر سال پہلے سے بڑھ کر تعداد میں آنے کی روایت کو قائم و برقرار رکھا اور اس طرح ثابت کر دکھایا کہ مومن کا قدم خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق کے نتیجہ میں ہمیشہ آگے ہی آگے بڑھتا ہے اور اس وقت تک بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ جب تک کہ دینِ حق کا غلبہ ہر لحاظ سے اپنے کمال کو نہ پہنچ جائے۔

پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے خود جلسہ سالانہ کے موقع پر ایسے مہتم بالشان خدائی افضال اور ایسی رفیع الشان رحمتیں اور برکتیں نازل ہوئیں کہ اس میں شرکت کرنے والے ہزاروں، ہزار ہی نہیں لاکھوں خوش نصیب ان سے متمتع ہونے پر اللہ تعالیٰ کے حضور سجداتِ شکر بجا لاتے اور ان کی روحیں آستانۂ الوہیت پر ہر لحظہ اور ہر آن جھکی رہیں اور ان کی زبانیں ذکرِ الٰہی سے ہمہ وقت تر رہیں اور عبادات اور دعاؤں کے روح پرور ماحول میں اس کثرت سے اور اتنے وسیع پیمانہ پر ذکرِ الٰہی بلند ہوا کہ لاکھوں خوش نصیبوں نے آسمان کو زمین کے قریب ہوتے خود مشاہدہ کیا اور اس طرح تائید و توفیق الٰہی قبولیت کا حظ ان کے حصہ میں آیا۔ ان غیر معمولی فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کا ذکر انشاء اللہ آئندہ اشاعتوں میں کیا جائے گا۔

حضرت قاضی محمد اسلم صاحب کے انتقالِ پُرملال پر

اک اور بجھ گیا ہے چراغِ رہِ ہدیٰ
یارب دلِ حزیں کو ہے تیرا ہی آسرا

دانشورانِ وقت کے استادِ محترم
افسوس ہم سے ہو گئے ہیں آج وہ جدا

مرغوب تھا بہت انہیں توحید کا بیاں
سنتے رہے ہم ان سے یہی درسِ جانفزا

فضلِ عمر کی بزم کے وہ اک چراغ تھے
اپنے بھی اور پرائے بھی پاتے رہے ضیا

یارب انہیں نصیب ہو فردوس کا مقام
اور غمزدہ دلوں کو ہو صبر و رضا عطا

آتا ہے جب بھی ہم پہ کبھی دورِ ابتلا
شبیر اپنا شیوہ ہے صبر و رضا و دعا

شبیر احمد ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نورالدین۔ اپنے آقا کی نظر میں

فدائیت اور محبت کے قابلِ تقلید نظارے

مکرم محمود مجیب اصغر صاحب اسلام آباد

حضرت حافظ حکیم مولانا نورالدین صاحب قدرت ثانیہ کے مظہر اوّل تھے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت اقدس کے وصال پر جماعت احمدیہ کی قیادت کے رفیع الشان منصب پر فائز کیا۔ آپ ایک عظیم المرتبت ولی کامل تھے۔ سیدنا حضرت اقدس کی تحریرات میں آپ کا ذکر بڑی کثرت سے ملتا ہے۔ اور ہر جملہ آپ کی تعریف و توصیف سے لبریز ہے سیدنا حضرت اقدس نے آپ کی اس قدر تعریفیں کی ہیں کہ انکو پڑھ کر آدمی حیران ہو جاتا ہے کہ کیا کسی شخص میں اتنی زبردست خوبیاں بھی ہو سکتی ہیں؟ حضرت اقدس کی تحریرات کو اکٹھا کیا جائے تو ان سے حضرت مولوی نورالدین صاحب (اللہ آپ سے راضی ہو) کی پوری حیات طیبہ سامنے آجاتی ہے۔ ذیل کے مضمون میں صرف عناوین لگائے گئے ہیں باقی تمام تحریرات سیدنا حضرت اقدس کی ہیں حضور فرماتے ہیں۔

حسب ونسب

"اس کا نام اُس کی نورانی صفات کی طرح نورالدین ہے وہ جائے ولادت کے لحاظ سے بھیروی اور نسب کے لحاظ سے قریشی ہاشمی ہے جو کہ اسلام کے سرداروں میں سے اور شریف والدین کی اولاد میں سے ہے۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام ترجمہ از عربی عبارت)

آپ حضور کی دعاؤں کا نتیجہ تھے

"جب سے میں خدا تعالیٰ کی درگاہ سے مامور کیا گیا ہوں اور حیّ وقیوم کی طرف سے زندہ کیا گیا ہوں۔ دین کے چیدہ مددگاروں کی طرف شوق کرتا رہا ہوں اور وہ شوق اُس شوق سے بڑھ کر ہے جو ایک پیاسے کو پانی کی طرف ہوتا ہے۔ اور میں رات دن خدا تعالیٰ کے حضور چلاتا تھا۔ اور کہتا تھا کہ اے میرے ربّ میرا کون ناصر و مددگار ہے میں تنہا ہوں پس جب کہ دُعا کا ہاتھ پے در پے اُٹھا اور آسمان کی فضاء میری دعا سے بھر گئی تو اللہ تعالیٰ نے میری عاجزی اور دعا کو قبول کیا اور ربّ العالمین کی رحمت نے جوش مارا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک مخلص صدیق عطا فرمایا جو میرے مددگاروں کی آنکھ ہے اور میرے اُن دوستوں کا خلاصہ ہے جو دین کے بارہ میں میرے دوست ہیں ..... مجھ کو اس کے ملنے سے ایسی خوشی ہوئی کہ گویا کوئی جدا شدہ عضو مل گیا ..... جب وہ میرے پاس آکر مجھ سے ملا تو میں نے اُسے اپنے ربّ کی آیتوں میں سے ایک آیت پایا اور مجھے یقین ہو گیا کہ یہ میری اسی دعا کا نتیجہ ہے جو میں ہمیشہ کرتا تھا اور میری فراست نے مجھے بتایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے منتخب بندوں میں سے ہے۔

(آئینہ کمالاتِ اسلام اردو ترجمہ از عربی عبارت)

اوّل المصدّقین

"انہوں نے ایسے وقت میں بلا تردّد مجھے قبول کیا جب ہر طرف سے تکفیر کی صدائیں بلند ہونے کو تھیں اور بہتیروں نے باوجود بیعت کے عہد بیعت فسخ کر دیا تھا اور بہتیرے سُست اور متذبذب ہو گئے تھے تب سب سے پہلے مولوی صاحب ممدوح کا ہی خط اس عاجز کے اس دعویٰ کی تصدیق میں ..... قادیان میرے پاس پہنچا جس میں یہ فقرات درج تھے۔

اٰمنا وصدقنا فاکتبنا مع الشاھدین"

(ازالہ اوہام)

قابلِ رشک دینی خدمات

"میں اُن کی بعض خدمتوں کو جو اپنے مالِ حلال کے خرچ سے اعلائے کلمۂ (دین۔ ناقل) کے لئے کر رہے ہیں ہمیشہ حسرت کی نظر سے دیکھتا ہوں کہ کاش وہ خدمتیں مجھ سے بھی ادا ہو سکتیں۔ اُن کے دل میں جو تائید دین کے لئے جوش بھرا ہوا ہے۔ اس کے تصوّر سے قدرت الٰہی کا نقشہ میری آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے"۔

(فتح اسلام)

علم دوستی

"حضرت مولوی صاحب علوم فقہ اور احادیث و تفسیر میں اعلیٰ درجہ کی معلومات رکھتے ہیں فلسفہ اور طبعی جدید پر نہایت عمدہ نظر ہے فن طبابت میں ایک حاذق طبیب ہیں ہر ایک فن کی کتابیں بلاد مصر و عرب و شام و یورپ سے منگوا کر ایک نادر کتب خانہ تیار کیا ہے جیسے اور علوم میں فاضل جلیل ہیں مناظراتِ دینیہ میں بھی نہایت درجہ نظر وسیع رکھتے ہیں بہت ہی عمدہ کتابوں کے مؤلف ہیں حال میں کتاب تصدیق براہین احمدیہ بھی حضرت ممدوح نے ہی تالیف فرمائی ہے جو ہر ایک محققانہ طبیعت کے آدمی کی نگاہ میں جواہرات سے بھی زیادہ بیش قیمت ہے"

(فتح اسلام)

تصانیف

"جب اُس نے اسلام کو مجروح دیکھا اور اُس کو ایک مسافر سرگردان کی طرح یا اس درخت کی طرح پایا جو اپنی جگہ سے ہلایا جائے تو اس نے غم کو اپنا شعار بنا لیا اور مارے غم کے اُس کا عیش مکدّر ہو گیا اور وہ مضطر کی طرح دین کی مدد کو کھڑا ہو گیا اور ایسی کتابیں تصنیف کیں۔ جو دقائق اور معارف سے بھری ہوئی ہیں اور جس کی نظیر پہلے لوگوں کی کتابوں میں نہیں پائی جاتی ان کی عبارتیں باوجود مختصر ہونے کے فصاحت سے بھری ہوئی ہیں اور اُن کے الفاظ نہایت دلربا خوبصورت اور عمدہ ہیں جو کہ دیکھنے والوں کو شراب طہور پلاتی ہیں اور اس کی کتابوں کی مثال اس ریشم کی ہے جو مشک کے ساتھ آلودہ کیا جائے پھر اس میں موتی اور یاقوت اور بہت سی کستوری ملائی جائے پھر اس میں عنبر ملا کر معجون کی طرح بنا دیا جائے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کی کتابیں جامع ہیں ہم ان میں فوائد کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں کر سکتے وہ تمام سے بڑھ گئی ہیں۔ اس لئے اس نے تمام کمی و زیادتی کا احاطہ کر لیا ہے اور بسبب اس کے کہ دلائل و براہین کے رسوں کے ساتھ دلوں کو کشش کرتی ہیں اپنے غیر پر فوقیت لے گئی ہیں مبارک ہے اس شخص کو جو ان کو حاصل کرے اور پہچانے اور غور سے پڑھے۔ ان کی مانند کوئی مددگار نہیں مل سکتا جو کوئی چاہے کہ قرآن شریف کے عقدوں کو حل کرے اور خدائے تعالیٰ کی کتاب کے اسراروں پر واقف ہو تو اس کو چاہیئے کہ ان کتابوں میں مشغول ہو کیونکہ وہ اس چیز کی متکفل ہیں جس کو ذہین طالب تلاش کرتا ہے اُن کے ریحان کی خوشبو دلوں کو فریفتہ کرتی ہے۔ ان کی شاخوں میں کثرت سے میوے ہیں اور کوئی شک نہیں کہ وہ اس باغ کی طرح ہیں جس کے خوشے جھکے ہوئے ہیں اور اُس میں لغویات نہیں سنائی دیتی اور پاکوں کے لئے مہمانی ہے ان میں سے ایک کا نام فصل الخطاب اور ایک کا نام تصدیق براہین احمدیہ ہے باوجود متانتِ الفاظ اور لطافت بیانی کے قیمتی معانی پر دیئے گئے یہاں تک کہ وہ مؤلفین کے لئے اسوہ حسنہ ہو گئی ہیں اور متکلمین آرزو کرتے ہیں کہ وہ انہیں کتابوں کی طرز پر لکھیں اور بڑے بڑے عالموں کی زبانوں نے ان کتابوں کی مدح سرائی کی ہے۔ اُن کے جواہرات جواہر النحور (چھاتیوں کے ہاروں میں پروئے ہوئے جواہر) پر فوقیت لے گئے اور ان کے موتی دریاؤں کے موتیوں پر فائق ہو گئے اور اس کے کمالات پر ایک دلیل قاطع ہیں۔ ان کی خبر کو ایک وقت کے بعد جان لوگے اور مؤلف فاضل نے ان کتابوں میں قرآن شریف کے نکات کی تفسیر کرنے کے لئے کمر باندھی ہے اور اپنی تحقیق میں روایت و درایت کے متفق کرنے کی مشقت اُٹھائی ہے پس آفرین ہے اس کی عالی ہمت کے لئے اور اس کے افکار وقادہ کے لئے"

(آئینہ کمالاتِ اسلام اردو ترجمہ از عربی عبارت)

علم قرآن

"اس کتاب قرآن کریم کے دقائق کے استخراج میں اور فرقانِ حمید کے حقائق کے خزانوں کو پھیلانے میں عجیب ملکہ ہے بلا شک وہ مشکوٰۃ نبوت کے انوار سے منوّر ہے اور شان مردمی کے مناسب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے نور لیتا ہے۔ ..... جب کبھی وہ کتاب اللہ کی تاویل کی طرف توجہ کرتا ہے تو اسرار کے بند کھولتا ہے۔ اور لطائف کے چشمے بہاتا ہے اور عجیب و غریب معارف ظاہر کرتا ہے جو پردوں کے نیچے ہوتے ہیں۔ دقائق کے ذرات کی تدقیق کرتا ہے اور حقائق کی جڑوں تک پہنچ کر کھلا کھلا نور لاتا ہے۔

(آئینہ کمالاتِ اسلام۔ ترجمہ از عربی عبارت)

آپ کا عشقِ قرآن

"جس طرح اس کے دل میں قرآن کی محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے ایسی محبت میں اور کسی کے دل میں نہیں دیکھتا وہ قرآن کا عاشق ہے۔ اور اس کی پیشانی میں آیات مبین کی محبت چمکتی ہے۔ اس کے دل میں خدائے تعالیٰ کی طرف سے نور ڈالے جاتے ہیں پس وہ ان نوروں کے ساتھ قرآن شریف کے وہ دقائق دکھاتا ہے جو نہایت بعید و پوشیدہ ہوتے ہیں"

(آئینہ کمالاتِ اسلام اردو ترجمہ از عربی عبارت)

نخبۃ المتکلمین اور زبدۃ المؤلفین

"وہ نخبۃ المتکلمین اور زبدۃ المؤلفین ہے لوگ اس کے زلال سے پیتے ہیں اور اس کی گفتگو کی شیشیاں شرابِ طہور کی طرح خریدتے ہیں وہ ابرار اور اخیار اور مومنین کا فخر ہے اُس کے دل میں لطائف اور دقائق اور معارف اور حقائق کے انوار ساطعہ ہیں جب وہ اپنے پاک وصاف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کلمات اور اچھوتے فی البدیہہ عجیب وغریب ملفوظات کے ساتھ کلام کرتا ہے تو گویا وہ پانی ہے جو پے در پے ٹپک رہا ہے اور سامعین کے مونہوں کی طرف جا رہا ہے اور میں نے اپنے فکر کے گھوڑے کو اس کے کمال کی طرف چلایا تو میں نے اس کو اس کے علوم اور اعمال اور نیکی اور صدقات میں یکتائے زمانہ پایا وہ نہایت ذکی الذہن حدید الفؤاد۔ فصیح اللسان نخبۃ الابرار اور زبدۃ الاخیار ہے"

"اس کے کلام میں وہ حلاوت و طلاقت ودیعت کی گئی ہے جو دوسری کتابوں میں نہیں پائی جاتی اور اس کی فطرت کے لئے خدائے تعالیٰ کے کلام سے پوری پوری مناسبت ہے۔ ..... میں دیکھتا ہوں کہ اس کے لبوں پر حکمت بہتی ہے اور آسمان کے نور اس کے پاس نازل ہوتے ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ مہالوں کی طرح اس پر نزول انوار متواتر ہو رہا ہے ..... عقلمند اس کی تقریر کے وقت اس کے کلام کے اعجاز اور عجیب تاثیر کی وجہ سے تسلیم کے ساتھ اس کی طرف اپنی گردنوں کو لمبا کرتے ہیں۔ وہ حق کو سونے کی ڈلی کی طرح دکھاتا ہے اور مخالفین کے اعتراضات کو جڑ سے اکھیڑ دیتا ہے ..... خدا کی قسم میں اس کے کلام میں ایک نئی شان دیکھتا ہوں اور قرآن شریف کے اسرار کھولنے میں اور اس کے کلام اور مفہوم کے سمجھنے میں اس کو سابقین میں سے پاتا ہوں"

(اردو ترجمہ از عربی عبارت آئینہ کمالاتِ اسلام)

مقام اطاعت وفنا

"فاضل بنیل موصوف میرے سب سے زیادہ محبت کرنے والے دوستوں میں سے ہے وہ اُن لوگوں میں سے ہے جنہوں نے میری بیعت کی ہے اور عقد نیت کو میرے ساتھ خالص کر دیا ہے اور جنہوں نے عہد کا سودا مجھے اس بات پر دیا کہ وہ خدائے تعالیٰ پر کسی کو مقدم نہ کریں گے پس میں نے انکو ان لوگوں میں سے پایا ہے جو اپنے عہدوں کی محافظت کرتے اور رب العالمین سے ڈرتے ہیں"

(آئینہ کمالاتِ اسلام اردو ترجمہ)

"اور میرے سب دوست متقی ہیں لیکن ان سب سے قوی بصیرت اور کثیر العلم اور زیادہ تر نرم اور حلیم اور اکمل الایمان والاسلام اور سخت محبت اور معرفت اور خشیت اور یقین اور ثبات والا ایک مبارک شخص بزرگ۔ متقی۔ عالم صالح، فقیہہ، جلیل القدر، محدث اور عظیم الشان حاذق حکیم۔ حاجی الحرمین۔ حافظ القرآن۔ قوم کا قریشی۔ نسب کا فاروقی ہے جس کا نام مع لقب گرامی مولوی حکیم نورالدین بھیروی ہے اللہ تعالیٰ اس کو دین و دنیا میں بڑا اجر دے اور صدق و صفا اور اخلاص اور محبت اور وفاداری میں میرے سب مریدوں سے وہ اوّل نمبر پر ہے"

(حمامۃ البشریٰ ترجمہ از عربی)

"وہ میری ملاقات کے لئے نہایت میلانِ دل کے ساتھ ایسا مضطرب رہتا ہے جیسے دولت مند سونے کے ساتھ محبت و یقین کے پاؤں سے چل کر دور دور ملکوں سے میرے پاس آتا ہے وہ ایک دلربا جوان ہے جو مجھ سے محبت کرتا ہے اور میں اس سے محبت کرتا ہوں اپنی تمام طاقت سے میری طرف سعی کرتا ہے ..... اس کو میرے دل سے عجیب تعلقات ہیں میری محبت میں قسم قسم کی ملامتیں اور بدزبانیاں اور وطن مالوف اور دوستوں کی مفارقت اختیار کرتا ہے میرے کلام کے سننے کے لئے اس پر وطن کی جدائی آسان ہے اور میرے مقام کی محبت کے لئے وہ اپنے اصل وطن کی یاد کو چھوڑ دیتا ہے اور میرے ہر ایک امر میں میری اس طرح پیروی کرتا ہے جیسے نبض کی حرکت تنفس کی حرکت کی پیروی کرتی ہے اور میں اس کو اپنی رضا میں فانیوں کی طرح دیکھتا ہوں" (آئینہ کمالات اسلام از عربی)

حمایتِ دین

"موجودہ زمانہ فلسفہ کے طوفانی حملہ کا وقت تھا جس نے فاسد اور گندہ کر دیا اور اضطراب میں ڈال دیا۔ ..... پس یہ جوان کھڑا ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں پر اس طرح ٹوٹ پڑا جیسے شیاطین پر شہاب گرتے ہیں سو وہ علماء میں آنکھ کی پتلی کی طرح ہے" (آئینہ کمالاتِ اسلام از عربی)

"اس کا حملہ دین کے دشمنوں پر شیر ببر کے حملہ کی طرح ہے کفار پر اس نے پتھر برسائے آریوں کے مسائل کو اس نے کھودا اور نقب لگا کر ان بے وقوفوں کی زمین میں اترا اور ان کا تعاقب کیا اور ان کی زمین کو تہ و بالا کر دیا اور اپنی کتابوں کو مکذبین کے رسوا کرنے کے لئے نیزوں کی طرح سیدھا کیا پس خدا تعالیٰ نے اس کے ہاتھ پر ویدوں کو شرمندہ کیا پس ان کے منہ پر راکھ ڈالی گئی اور سیاہ کر دیا گیا اور مردوں کی طرح ہو گئے" (آئینہ کمالاتِ اسلام از عربی)

"غیر اللہ سے انقطاع میں اور ایثار اور خدماتِ دین میں وہ عجیب شخص ہے اس نے اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے مختلف وجوہات سے بہت مال خرچ کیا ہے اور میں نے اس کو ان مخلصین سے پایا ہے جو ہر ایک رضا پر اور اولاد و ازواج پر اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھتے ہیں اور ہمیشہ اس کی رضا چاہتے ہیں ..... وہ چاہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے اعلاء اور تائید میں پانی کی طرح اپنا خون بہا دے اور اپنی جان کو بھی خاتم النبیین کی راہ میں صرف کرے" (حمامۃ البشریٰ ترجمہ عربی)

بے نظیر مالی خدمات

"حبی فی اللہ مولوی حکیم نورالدین صاحب بھیروی ..... کے مال سے جس قدر مجھے مدد پہنچی ہے میں اس کی نظیر نہیں دیکھتا جو اس کے مقابل پر بیان کر سکوں میں نے ان کو طبعی طور پر اور نہایت انشراح صدر سے دینی خدمتوں میں جاں نثار پایا اگرچہ ان کی روزمرہ زندگی اسی راہ میں وقف ہے کہ وہ ہر ایک پہلو سے اسلام اور مسلمانوں کے سچے خادم ہیں مگر اس سلسلہ کے ناصرین میں سے وہ اوّل درجہ کے نکلے"

(ازالہ اوہام)

"مولوی حکیم نورالدین صاحب اپنے اخلاص اور محبت اور صفت ایثار اور للہ شجاعت اور سخاوت اور ہمدردی اسلام میں عجیب شان رکھتے ہیں کثرتِ مال کے ساتھ کچھ قدر قلیل خدا تعالیٰ کی راہ میں دیتے ہوئے تو بہتوں کو دیکھا مگر خود بھوکے پیاسے رہ کر اپنا مال رضائے مولا میں اٹھا دینا اور اپنے لئے دنیا میں کچھ نہ بنانا یہ صفت کامل طور پر مولوی صاحب موصوف میں ہی دیکھی یا ان میں جن کے دلوں پر ان کی محبت کا اثر ہے ..... اگرچہ یہ طریق دنیا اور معاشرت کے اصولوں کے مخالف ہے مگر جو شخص خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لا کر اور دینِ اسلام کو ایک سچا اور منجانب اللہ دین سمجھ کر بایں ہمہ اپنے امام کو بھی شناخت کر کے اللہ جلشانہٗ اور رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن کریم کی محبت اور عشق میں فانی ہو کر محض اعلاء کلمۂ (دین۔ ناقل) کے لئے اپنے مال حلال اور طیب کو اس راہ میں فدا کرتا ہے اس کو جو عند اللہ قدر ہے وہ ظاہر ہے اللہ جلشانہٗ فرماتا ہے

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جب سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار
اسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب
کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب
اسے دے چکے مال و جاں بار بار
ابھی خوف دل میں کہ ہیں نابکار
لگاتے ہیں دل اپنا اس پاک سے
وہی پاک جاتے ہیں اس خاک سے

خدائے تعالیٰ اس خصلت اور ہمت کے آدمی اس اُمت میں زیادہ سے زیادہ کرے آمین ؎

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نوبتی بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نور یقیں بودے

(نشانِ آسمانی)

صفاتِ حسنہ

"مولوی صاحب ممدوح کا صدق اور ہمت اور ان کی غم خواری اور جاں نثاری جیسی اُن کے قال سے ظاہر ہے اُس سے بڑھ کر اُن کے حال سے ان کی مخلصانہ خدمتوں سے ظاہر ہو رہا ہے" (فتح اسلام)

"میں نے دیکھا ہے کہ سخاوت اس کی شرع ہے اور علم اس کا مطلوب ہے اور حلم اُس کی سیرت ہے اور توکل اس کی غذا اور میں نے اُس کی مانند جہان میں کوئی عالم نہیں دیکھا اور منعمین میں ہو کر اس کی مانند مخلوق میں فقیر نہیں ..... اس کو سخاوت اور مال عطا کیا گیا ہے امیدیں اس سے وابستہ کی گئی ہیں۔ پس وہ خدامِ دین کا سردار ہے اور میں اس پر رشک کرنے والوں میں سے ہوں امیدوں والے اُس کے صحن میں اترتے ہیں اور اس کی ہتھیلی سے ابرِ سخاوت طلب کرتے ہیں۔ جو اس کے گھر کا قصد کرتا ہے اور اُس کی ملاقات کرتا ہے تو وہ اس سے منہ نہیں پھیرتا اور فقراء میں سے جو اُس کے پاس آتا ہے وہ اُس کی خوشبو سے معطر ہو جاتا ہے ..... اس کا دل صلیم ہے اور خلق عظیم اور کرم ابرِ کثیر کی طرح ہے اسکی صحبت بدحالوں کے دلوں کو سنوارتی ہے ..... مجھے میری ذلیت کی قسم ہے کہ وہ بڑے بڑے میدانوں کا مرد ہے اس کے لئے کسی کا یہ قول صادق آتا ہے لکل علم رجال ولکل میدان ابطال اور نیز یہ بھی صادق آتا ہے ان فی الزوایا خبایا وفی الرجال بقایا ..... میں اسی کے علم اور حلم کو ان دو پہاڑوں کی طرح دیکھتا ہوں جو ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہیں میں نہیں جانتا کہ ان دونوں میں سے کون سا دوسرے پر فوقیت لے گیا ہے وہ دین متین کے باغوں میں سے ایک باغ ہے" ....

(آئینہ کمالاتِ اسلام اُردو ترجمہ)

"میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اُس نے مجھے ایسا اعلیٰ درجہ کا صدیق دیا جو راستباز اور جلیل القدر فاضل ہے اور باریک بین اور نکتہ رس اللہ تعالیٰ کے لئے مجاہدہ کرنے والا اور کمال اخلاص سے اُس کے لئے ایسی اعلیٰ درجہ کی محبت رکھنے والا ہے کہ کوئی محب اُس سے سبقت نہیں لے گیا"

(حمامۃ البشریٰ اُردو ترجمہ)

حضرت اقدس کی دُعا

"اے رب تو اس پر آسمان سے برکتیں نازل کر اور دشمنوں کے شر سے اس کو محفوظ رکھ اور جہاں کہیں وہ ہو تو اس کے ساتھ ہو۔ اور دنیا و آخرت میں اس پر رحم کر اے ارحم الراحمین۔ آمین ثم آمین"

(آئینہ کمالاتِ اسلام اُردو ترجمہ)

ادائیگی زکوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور اموال کو بڑھاتی ہے

سب سے بڑا گناہ

"ایک دفعہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ لوگوں کو تکبر کرنے سے منع فرما رہے تھے کہ یہ بہت بڑا گناہ ہے لوگوں نے پوچھا گناہ تو سب ہی بڑے ہیں تکبر کی کیا خصوصیت ہے اس پر آپ نے فرمایا اور جتنے گناہ ہیں ان کی سزا میں تو دیر ہو جاتی ہے لیکن تکبر ایسا گناہ ہے جس کی سزا فوری مل جاتی ہے کیونکہ متکبر مخلوق کی نظروں سے گر جاتا ہے یہ سخت ترین سزا ہے" (مرسلہ عبدالمالک صاحب۔ نمائندہ خالد و تشحیذ الاذہان۔ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انٹی بائیوٹک دوائیاں بنی نوع کی جسمانی تباہی کا باعث

آپ فوراً ٹھیک ہونا چاہتے ہیں یا صحت یاب ہونا چاہتے ہیں؟

مکرم ڈاکٹر طاہر اسماعیل صاحب ۔ نائب قائد علاقہ ملتان ڈویژن

◉ آپ کو بخار ہو گیا ۔ آپ کا دل کرتا ہے کہ یہ بخار فوراً سے پیشتر اتر جائے اور آپ ٹھیک ہو جائیں ۔ آپ بھاگے بھاگے ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ وہ فوراً جادو کی چھڑی گھما دے اور آپ صحت یاب ہو جائیں ۔ اور حقیقتاً ڈاکٹر یہی کرتا ہے وہ آپ کو ایسی دوائی دیتا ہے کہ چند گھنٹوں میں آپ کا بخار اتر جاتا ہے ۔ آپ ٹھیک تو ہو گئے لیکن ـــ رک جائیے یہ رجحان انتہائی خطرناک ہے آپ صرف ٹھیک ہوئے ہیں صحت مند نہیں ہوئے بلکہ آپ کی صحت کو ایک مستقل گھن لگ رہا ہے ۔ کیونکہ آپ کو ڈاکٹر نے انٹی بائیوٹک دوائی یعنی ٹیٹرا سائیکلین ، کوئی مائی سین یا پنسلین دے دی ہے ۔ ان دوائیوں کے بارے میں اگست ۱۹۸۱ء میں واشنگٹن میں تیسری سالانہ

Conference on Antibiotic Review

منعقد ہوئی ۔ جسمیں تین سو ڈاکٹر اور دواساز شریک ہوئے ۔ اس کانفرنس میں ایسے طریقوں پر غور کیا گیا جس سے انٹی بائیوٹک دوائیوں کے بے دریغ استعمال کو روکا جا سکے ۔

اس کے علاوہ اگست ۱۹۸۱ میں امریکہ میں ہی ۲۶ ممالک کے ۱۵۰ قابل ترین ڈاکٹروں اور سائنسدانوں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی جس کے ایجنڈے میں یہی ایک مسئلہ تھا کہ انٹی بائیوٹک دوائیاں بنی نوع کی جسمانی تباہی کا باعث بن رہی ہیں ان تمام ماہرین نے ایک ہی جیسی رپورٹیں پیش کی ہیں ۔ انہوں نے کہا ہے کہ جب پنسلین ایجاد ہو کر عام استعمال میں آئی تھی تو اس سے سو فیصد مطلوبہ نتائج حاصل ہو جاتے تھے مگر اب اس میں وہ اثر رہا ہی نہیں ۔

سوزاک ایک نامراد مرض ہے پنسلین سے اس کا قلع قمع ہو جاتا تھا ۔ مگر اب پنسلین اور ٹیٹرا سائیکلین اس مرض میں بہت حد تک بیکار نظر آتی ہیں ۔ رپورٹ میں اس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ ڈاکٹر اپنی شہرت اور مقبولیت کے لئے مریضوں کو یہ دوائیاں بلا ضرورت اور زیادہ مقدار میں دیتے ہیں میڈیکل سائنس کے پروفیسر سٹوئرٹ لیوی نے کہا ہے کہ نزلہ ، زکام اور گلے کی معمولی سی خرابی کیلئے ڈاکٹر انٹی بائیوٹک دوائیاں لکھ دیتے ہیں ۔ ان دوائیوں کا اثر یہ ہوتا ہے کہ خون میں جو جراثیم ہوتے ہیں وہ ہلاک ہو جاتے ہیں ۔ جب دوائیاں ضرورت سے زیادہ استعمال کی جاتی ہیں تو یہ خون کے خلیات کو بھی نقصان پہنچاتی ہیں ۔ خون کے سرخ خلیے Red cell اور سفید خلیے White cell جراثیم کے خلاف لڑتے رہتے ہیں ۔ اگر یہ خلیے کمزور ہو جائیں تو جراثیم جیت جاتے ہیں اور امراض پیدا ہوتے ۔ ماہرین کہتے ہیں کہ خون کے یہ خلیے مر جائیں یا مجروح ہو جائیں تو ان کی صحت یابی کیلئے کوئی دوائی ایجاد نہیں ہوئی ۔ ایسا انسان بیماریوں کیخلاف قوت مدافعت سے محروم ہو جاتا ہے اسے اگر بخار ہو جائے تو درجہ حرارت ۱۰۳ اور اس سے بھی اوپر چلا جاتا ہے ۔ درجہ حرارت معمول پر لانے کیلئے انتہائی طاقت کی انٹی بائیوٹک دوائیاں دی جاتی ہیں ان سے بخار تو اتر جاتا ہے ۔ مگر اس کے بعد اس سے کم طاقت کی کوئی دوائی جسم پر اثر نہیں کرتی ۔ انسان کے اندر کروڑوں جراثیم ہوتے ہیں ۔ انٹی بائیوٹک دوائیاں ان میں سے بیشتر کو ہلاک کر دیتی ہیں ۔ باقی جو جراثیم زندہ رہ جاتے ہیں وہ انسان کو بیمار کرنے کیلئے کافی نہیں ہوتے لیکن ان میں انٹی بائیوٹک دوائیوں کے خلاف مزاحمت کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے ۔ یہ جراثیم پھلتے پھولتے ہیں ۔ انہیں پھر انٹی بائیوٹک دوائیوں سے مارا جاتا ہے مگر ان میں سے پھر کچھ بچ جاتے ہیں ۔ جن میں مزاحمت کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے چونکہ یہ دوائیاں برسوں سے بے دریغ استعمال ہو رہی ہیں اس لئے یہ جراثیم اتنے طاقتور ہو گئے ہیں کہ یہ معجزہ کر دکھانے والی دوائیاں بے اثر ہوتی جا رہی ہیں ۔ اثر پیدا کرنے کے لئے ڈاکٹر بہت زیادہ طاقتور دوائیاں دیتے ہیں مگر ان سے خون کے سرخ خلیے یعنی Red cell بے کار ہو جاتے ہیں ۔ نوبل انعام یافتہ پروفیسر والر ٹگلبرٹ نے کہا ہے کہ ۔

" وہ وقت تیزی سے آ رہا ہے جب ۸۰ سے ۹۰ فیصد تک جراثیم اور انفیکشن انٹی بائیوٹک دوائیوں کی مزاحمت کے قابل ہو جائیں گے "

یعنی یہ دوائیاں بے کار ہو جائیں گی اور انسانی صحت ٹیڑھا مسئلہ بن جائے گی ۔ یہ صورت بڑی خوفناک ہے !!!

مذکورہ کانفرنس میں ۲۶ ممالک کے ڈاکٹروں اور سائنسدانوں نے خاص طور پر زور دے کر متفقہ طور پر کہا ہے ان دوائیوں کے سب سے زیادہ مظلوم شکار تیسری دنیا کے ممالک (جن میں پاکستان بھی شامل ہے) ہیں ۔ جہاں تعلیم و تربیت کے فقدان کی وجہ سے لوگ کچھ بھی نہیں سمجھ سکتے اور وہ ڈاکٹر کو خدائی کا درجہ دیتے ہیں ۔ وہ فوراً صحتیاب ہونا چاہتے ہیں اور ڈاکٹر یہ جانتے ہوئے کہ جن دوائیوں سے یہ لوگ فوراً ٹھیک ہو سکتے ہیں ۔ ان کے نقصانات بھی ہیں وہ یہی دوائیاں خطرناک طاقت اور مقدار میں دیتے ہیں ۔ مریض یہ نہیں سمجھتا کہ وہ ٹھیک ہوا ہے صحت یاب نہیں ہوا ۔

بعض انٹی بائیوٹک دوائیاں صرف اُس صورت میں یا اُس انفیکشن میں دی جاتی ہیں جس سے مریض کی جان جانے کا خطرہ ہو ۔ مگر یہی دوائیاں ہمارے ہاں نزلہ ، زکام کھانسی گلے کی سوزش جیسی معمولی بیماریوں کیلئے بھی دی جا رہی ہیں ان دوائیوں کے دیگر مضر اثرات بھی ہوتے ہیں جو اکثر زہریلے ہوتے ہیں ۔ لوگ بیمار ہوتے ہیں تو رنگا رنگ معالجوں کے ہاتھوں لٹتے ہیں ۔ ڈاکٹروں میں مریضوں کو فوراً ٹھیک کرنے کی دوڑ شروع ہو گئی ہے یہ دوڑ جیتنے کا ذریعہ انٹی بائیوٹک دوائیاں ہیں ۔

جب سے انٹی بائیوٹک دوائیاں بازار میں آئی ہیں ڈاکٹروں کی کاوش اور محنت ختم ہو گئی ہے ۔ ان دوائیوں سے ڈاکٹر آدھے گھنٹے میں درجہ حرارت نارمل پر لے آتے ہیں اور مریض اپنے مسیحا کا مرید ہو جاتا ہے ۔ وہ خود نہیں سمجھتا نہ اسے ڈاکٹر سمجھاتا ہے کہ اس کا درجہ حرارت نارمل کر دیا گیا ہے لیکن وہ صحتیاب نہیں ہوا ۔ اس کا کچھ علاج مریضوں کے اپنے ہاتھ میں بھی ہے ۔ مریض کیلئے پہلی احتیاط یہ لازمی ہے کہ ڈاکٹر سے یہ فرمائش نہ کرے کہ وہ فوراً ٹھیک ہونا چاہتا ہے اس کے علاوہ بیماری سے بچنے کی احتیاطی تدابیر بھی موجود ہیں ۔ وہ یہ کہ ہر صبح ورزش کو زندگی کا معمول بنالیں اور صحتمند غذا کھائیں ۔ سادہ زندگی بسر کریں اور گھر میں صفائی رکھیں ۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری صحتوں کی حفاظت کرے تاہم اپنے پیارے آقا ایدہ اللہ کی خواہش کے مطابق دنیا کی سب سے صحتمند قوم بن سکیں ۔

ـــ آمین ـــ

تاریخ احمدیت اور تاریخ سپین میں ۹ر اخاء ۱۳۶۰ ہش بمطابق ۹ر اکتوبر ۱۹۸۱ء بروز جمعرات ایک اہم ، خاص یادگار دن تھا ۔ جبکہ سیدنا حضرت اقدس کے مبارک قافلہ

حضرت مصلح موعود کے لخت جگر حضرت مرزا ناصر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ ۔ ناصر الدین فاتح الدین جو سارے بنی نوع انسان کے لئے سراپا محبت ہیں نے اپنے مبارک ہاتھوں سے نہایت رقت آمیز عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ ۷۴۳ سال کے بعد قرطبہ کے قریب پیدرو آباد نامی مقام پر مسجد احمدیہ سپین کا سنگ بنیاد رکھا ۔ ہمارے لئے وہ نہایت مسرت اور شادمانی کا دن تھا ۔ ایک روحانی جشن کا موقع تھا ۔

مسجد کی گہری اور مضبوط بنیادیں

قصبہ پیدرو آباد جہاں ہماری مسجد بنائی گئی ہے ۔ اس کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ اس جگہ کا انتخاب خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ۔ زمین نرم ہونیکی وجہ سے ہمارے آرکیٹکٹ صاحب ۔ ج ۵ ۵ ک ر ل ی ا ا ا کا مشورہ تھا کہ بنیادیں گہری اور مضبوط بنائی جائیں کیونکہ ہماری مسجد کیساتھ ملحقہ جو سڑک گزرتی ہے اس کے پار کیتھولک چرچ والوں کی ایک بہت بڑی عمارت ہے جہاں پر پادری تیار کئے جاتے تھے مگر آجکل یہ ویران پڑی ہوئی ہے ۔ کیونکہ بنیادیں مضبوط نہ ہونے کی وجہ سے اس میں جگہ جگہ دراڑیں اور شگاف پڑ چکے ہیں ۔

چنانچہ ہماری مسجد ، ہال ، دفاتر اور رہائشی حصہ میں بنیادیں رکھنے سے قبل تین میٹر گہرے گڑھے کھودے گئے ۔ پہلے انہیں سیمنٹ ملے ہوئے پتھروں کی کنکریٹ کے ساتھ پُر کیا گیا پھر ان گڑھوں کو کنکریٹ کیساتھ ملا کر بنیادیں تیار کی گئیں اوپر لوہے کے موٹے سریے ڈال ڈال کر گرڈر بنائے گئے گویا بنیاد بھی عمارت کی چھت کی طرح مضبوط بن گئی کیونکہ اس کے اوپر سیمنٹ اور کنکریٹ کا فرش بھی تھا ۔ اس کے اوپر موجودہ عمارت اٹھائی گئی خدا تعالیٰ کے فضل اور حضور انور کی خاص دعاؤں خصوصی توجہ و دلچسپی کے نتیجہ میں مسجد کا کام نہایت تسلی بخش طور پر عملی طور پر مکمل ہو چکا ہے ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق مسجد کے سامنے کے حصہ میں دو مینار مینارۃ قادیان کی طرز کے بنائے گئے ہیں جو بہت خوبصورت لگتے ہیں ۔ دنیا میں شاید اس سے زیادہ خوبصورت کوئی مینار نہ ہو ۔

اللہ تعالیٰ کی قدرت اور عظمت کا نشان ہے کہ اس نے مسجد کی بنیادیں گہری اور مضبوط رکھوا دی ہیں دعا ہے کہ اس مسجد کے ذریعہ اہل سپین کے دلوں میں احمدیت کی بنیادیں ایسے گہرے طور پر مضبوطی سے قائم فرما دے جو دائمی ہوں اور احمدیت اہل سپین کے دلوں میں ایسی داخل ہو جو تا قیامت نہ نکل سکے آمین ۔

ہماری یہ مسجد ایک اونچی اور خوبصورت جگہ پر ہے جس کے تینوں طرف پکی سڑکیں گذرتی ہیں ۔ کل رقبہ زمین قریباً ۶۰۰۰ مربع میٹر ہے جس کے چاروں طرف لوہے کی جالی سے باڑ بنائی گئی ہے باڑ کے ساتھ ساتھ پانی کی بڑی اور پکی نالیاں گذرتی ہیں جن سے دریا کا پانی بہتا ہے ۔ پہلے یہ زرعی زمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھی اور زمین سیراب کرنے کیلئے یہ نالیاں بنائی گئی تھیں اب یہ ہماری زمین کے اندر ہیں جن میں بہتا ہوا پانی بہت اچھا لگتا ہے۔

مسجد کی عمارت میں مسجد کے علاوہ ملحقہ ہال دو دفاتر کے کمرے۔ غسل خانے ایک گیسٹ ہاؤس اور رہائشی حصہ بھی شامل ہے مسجد والے سامنے حصہ میں خوبصورت برآمدہ بنایا گیا ہے۔ عمارت کھلی اور اونچی جگہ پر ہونے کی وجہ سے دور سے نظر آتی ہے جس کے اردگرد سرسبز درخت بہت اچھا نظارہ پیش کرتے ہیں۔ قصبہ پیدرو آباد ایک صاف ستھرا قصبہ ہے جس کے لوگ سادہ دل ہیں اور بڑی محبت سے پیش آتے ہیں۔ مسجد کی تعمیر میں اکثر لوگ خوش ہیں اور اس کا اظہار کرتے ہیں گویا ان کی اپنی چیز ہو۔ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو حقیقی طور پر ان کی اپنی چیز بنا دے آمین

درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سعید روحوں کو جلد دینِ حق کے نور سے منور فرما دے اور مسجد کو رکوع و سجود کرنے والوں سے جلد آباد فرما دے۔ آمین۔ یہ مقام جسے اللہ تعالیٰ کے اس پیارے نے اپنے مبارک ہاتھوں سے برکت دی ہے اور حضور انور نے حضرت اقدس کی انگوٹھی

الیس اللہ بکاف عبدہ

کے ساتھ برکت دی تھی۔ اس جگہ انسان محسوس کرتا ہے کہ یہاں انوار الٰہی۔ آسمانی برکات اور سماوی رحمتوں کا ہر لمحہ نزول ہو رہا ہے۔ فرشتے آرہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دائمی طور پر اپنے گھر کو ہدایت اور نور کا مرکز بنائے رکھے۔ آمین۔

دعائے مغفرت

• میرے والد محترم چوہدری علی محمد صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر کو اپریٹو سوسائٹیز چند روز بیمار رہ کر بعمر ۷۰ سال ۱۷ر نومبر ۱۹۸۱ء کو اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کے پس ماندگان میں دو بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں۔ سوائے ایک بیٹے کے باقی سب شادی شدہ ہیں مرحوم بہت زندہ دل، ملنسار، با اخلاق، دیانت دار اور دینِ حق کے پرستار تھے۔ ۱۷ر نومبر ۱۹۸۱ء کو بعد نماز عشاء محترم مربی صاحب ضلع فیصل آباد نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور مقامی احمدیہ قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(آفتاب احمد چک ۱۲۱ ج۔ب گوگھووال ضلع فیصل آباد)

• میرے بزرگ اور محترم مولوی بدرالدین صاحب آف چک ۱۰۹ ج ب روڈ تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد مختصر سی علالت کے بعد مورخہ ۲۳ر نومبر ۱۹۸۱ء بروز سوموار صبح آٹھ بجے اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اگلے دن یعنی ۲۴ر نومبر ۱۹۸۱ء بروز منگلوار پہلے اُن کی نماز جنازہ اُن کے گاؤں میں پڑھی گئی اور بعد میں بوجہ موسمی ہونے کے اُن کی میت کو ربوہ لے جایا گیا جہاں نماز جنازہ مولانا عبدالمالک خان صاحب نے پڑھائی اور نماز عصر کے بعد ان کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

مولوی صاحب مرحوم مشرقی پنجاب (بھارت) کے ایک مشہور گاؤں سارچور ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے لواحقین میں اپنے پیچھے ایک بھائی مکرم احمد دین صاحب اور دو بیٹے محمد صدیق عرف صوبہ اور محمد رشید چھوڑے ہیں جو سب صاحب اولاد ہیں۔

محترم مولوی صاحب مرحوم بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ تقویٰ شعار اور فرشتہ سیرت انسان تھے۔ خاکسار اپنے بچپن سے ہی اُن کی زندگی کے ہر پہلو کا بغور ملاحظہ کرتا رہا۔ وہ گویا جیسے دنیاوی کاموں کے لئے پیدا ہی نہ ہوئے تھے۔ اگر کبھی اُن کو با دلِ نخواستہ دنیاوی کام پڑ ہی گیا تو اُس میں بھی وہ دعاؤں میں محو رہتے۔ میں نے اُن کا کوئی لمحہ ایسا نہیں دیکھا جب کہ وہ خدا تعالیٰ کے حضور دعا نہ کر رہے ہوں۔ اُن کی آنکھیں ہمیشہ خدا اور رسولؐ کی محبت سے نمناک رہیں۔ اور ہمیشہ امامِ وقت، احمدیت کی ترقی اور انسانوں کے لئے دعاؤں میں غرق رہتے نیز از جماعت احباب بھی مرحوم سے دعاؤں کے لئے کہتے رہتے۔ وہ انسان تو انسان حیوانوں کے لئے بھی نافع وجود تھے۔ تبلیغ کا بے حد شوق تھا۔ اس وقت ان کی عمر تقریباً ۹۰ سال کی تھی مگر اب بھی اگر کوئی موقعہ تبلیغ کا میسر آجاتا جس کے وہ ہمیشہ متلاشی رہتے تو وہ باوجود بڑھاپے کے اپنے آپ کو جوان محسوس کرتے اور گھنٹوں تبلیغ میں مشغول رہتے۔ اُن کو بہت سی قرآنی آیات اور احادیث زبانی یاد تھیں جنہیں وہ تبلیغ کے وقت بطور دلائل کے استعمال میں لاتے۔

مولوی صاحب مرحوم کی وفات سے ہمارے گاؤں چک نمبر ۱۰۹ ر۔ب روڈ میں ایک خلا پیدا ہو گیا ہے جسے ہم لوگ بے حد محسوس کر رہے ہیں۔ تمام بزرگوں، بھائیوں اور بہنوں سے درخواست ہے کہ وہ مولوی صاحب کی بلندی درجات اور جنت الفردوس میں بلند مقام پانے کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ اُن کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(خالد محمود بھٹی۔ ڈپٹی ڈائریکٹر۔ ڈائریکٹوریٹ آف مین پاور اینڈ ٹریننگ لاہور)

• ۲۳ر نومبر کو جماعت احمدیہ دوالمیال کے ایک سرگرم کارکن ملک مبارک احمد صاحب ولد نائب صوبیدار ملک عبداللہ خان صاحب بعمر اڑسٹھ سال قضائے الٰہی سے وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کے پس ماندگان میں دو بچے اور دو بچیاں ہیں۔

مرحوم گوناگوں اوصافِ حمیدہ کے مالک اور پابند صوم و صلوٰۃ تھے۔ آپ کی شرافت اور دیانت و ذہانت کے سبھی لوگ مداح ہیں۔ آپ نے ۱۹۷۲ء سے ۱۹۸۱ء تک عرصہ ۹ سال جماعت کے سیکرٹری مال کی حیثیت سے عظیم خدمت بجا لائی۔

ہم سب کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل بخشے۔ آمین ثم آمین۔ (حبیب اللہ خان۔ امیر جماعت احمدیہ دوالمیال ضلع جہلم)

• خاکسار کی والدہ محترمہ شریفاں بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب دریاہ آف قاضی پہاڑ ٹنگ ضلع سیالکوٹ) عرصہ ۹ ماہ بیمار رہنے کے بعد ۱۰ر دسمبر ۱۹۸۱ء کو بوقت پونے نو بجے شب بعمر ۵۵ سال ملتان میں وفات پا گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ملتان میں مکرم ڈاکٹر خلیل الرحمان صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ ۱۱ر دسمبر کو جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی رضا کی جنتوں میں داخل فرمائے، درجات بلند کرے اور ہم سب پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(محمد سعید احمد۔ ڈسپنسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

• خاکسار کے پھوپھا جان مکرم چوہدری عمر دراز خان صاحب چند دن بعارضہ ضعف جگر بیمار رہ کر ۳۰ر نومبر کو بعمر قریباً اسی سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بہت ملنسار، پابند صوم و صلوٰۃ، تہجد گزار، دعاگو اور کثرت سے ذکرِ الٰہی کرنے والے بزرگ تھے۔ راست گو اور ہمدرد انسان تھے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(ایم محمد یونس انور سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ککڑگل ضلع شیخوپورہ)

ہماری والدہ محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ زوجہ قریشی محمد احسن صاحب مرحوم صرف ایک دو دن کی مختصر علالت کے بعد ۲۹/۱۲/۸۱ صبح پانچ بجے وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ نے ازراہ ذرہ نوازی مسجد مبارک میں نماز ظہر و عصر کے بعد نماز جنازہ پڑھائی مرحومہ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ تدفین کے بعد مکرم مولوی عطا محمد صاحب (یکے از اصحاب سیدنا حضرت اقدس) نے دعا کروائی (قریشی محمد احمد۔ محمد ارشد۔ محمد اسلم مبلغ گی آنا۔ سعیدہ احسن و رشیدہ اختر۔ اہلیہ مکرم عبدالرشید صاحب درویش (گوجرانوالہ) دارالرحمت وسطی ربوہ)

فہرست کتب سلسلہ برائے مطالعہ سال ۸۲-۱۹۸۱ء

سال ۸۲-۱۹۸۱ء میں مطالعہ کے لیے حسب ذیل کتب سلسلہ مقرر کی جاری ہیں۔

نومبر: الحجۃ البالغہ۔ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب
دسمبر: کشتی نوح
فروری: سبز اشتہار
اپریل: آزادی ضمیر اور اسلام (حضور ایدہ اللہ)
جولائی اگست: چشمۂ معرفت (دو ماہ کے لیے)
اکتوبر: گناہ سے نجات کیونکر مل سکتی ہے
دسمبر: برکات الدعا

جنوری: لیکچر لدھیانہ
مارچ: لیکچر سیالکوٹ
مئی جون: جنگ مقدس (دو ماہ کے لیے)
ستمبر: اسلامی اصول کی فلاسفی
نومبر: دافع البلاء

نوٹ:۔ ان کتب میں حسب ضرورت جب کوئی تبدیلی ہوئی تو اس کی اطلاع مجالس کو کر دی جائے گی

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قائد صاحب خدام الاحمدیہ!

حضرت المصلح الموعود نے اطفال الاحمدیہ کو جماعتِ احمدیہ کی تیسری دیوار اور ان کی تربیت کو ایک اہم فریضہ قرار دیا ہے۔

اطفال کی اعلیٰ تربیت کے لیے فوری طور پر ناظم اطفال اور مربی اطفال کا تقرر فرما کر مرکز کو آگاہ کریں۔

(یاد رہے مربی اطفال مجلس انصار اللہ سے تعلق رکھتے ہوں)

"خدا آپ کے ساتھ ہو"

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۸۴۴

میں محمد رفیق ولد محمد لطیف صاحب قوم راجپوت پیشہ تجارت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن والسال انگلستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸۱-۳-۳۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ مکان واقع 60 ARUND DELST WALSAL U.K. مالیتی دس ہزار پونڈ۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۷۰ پونڈ ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- محمد رفیق ولد محمد لطیف صاحب والسال انگلستان۔

گواہ شد :- نسیم احمد باجوہ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ U.K. لنڈن۔

گواہ شد :- عبدالحفیظ صاحب صدر جماعت احمدیہ برمنگھم۔ انگلستان۔

مسل نمبر ۲۴۸۴۵

میں محمد سلیمان طارق ولد ٹھیکیدار علم الدین صاحب قوم پاکستانی برٹش پیشہ ملازمت عمر ۴۶ سال پیدائشی احمدی ساکن ساؤتھال لندن بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹۸۱-۵-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ مکان واقع ساؤتھال لنڈن مالیتی اندازاً ۲۴ ہزار پونڈ جو کہ مارگیج پر لیا ہوا ہے۔ اس وقت ۴ ہزار پونڈ قرض باقی ہے۔

۲۔ دوکان واقع رحمت بازار ربوہ مالیتی ایک لاکھ ۳۲ ہزار روپے پاکستانی۔ اس غرض کے لئے ۱۲ ہزار قرض لیا ہوا ہے۔

۳۔ پلاٹ واقع محلہ دارالرحمت غربی ربوہ مالیتی ۶۶ ہزار روپے پاکستانی جس میں خاکسار کا ۲/۱۱ حصہ ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۵۰/- پونڈ ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر (اگر کوئی ہوئی) حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- محمد سلیمان طارق ولد علم الدین ساؤتھال لنڈن۔

گواہ شد :- نسیم احمد باجوہ مبلغ سلسلہ مڈل سیکس۔ لنڈن۔

گواہ شد :- مبارک احمد وصیت ۱۶۸۳۷ ساؤتھال۔ لنڈن۔

مسل نمبر ۲۴۸۴۶

میں ابدال حسین سید ولد سید قربان حسین شاہ صاحب قوم سید پیشہ طالب علمی عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ساؤتھال لندن بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶-۳-۸۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۲۰/- پونڈ ماہوار بصورت پارٹ ٹائم ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر (اگر کوئی ہوئی) حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- سید ابدال حسین ساؤتھال مڈل سیکس لنڈن۔

گواہ شد :- نسیم احمد باجوہ مبلغ سلسلہ احمدیہ مسلم مشن مڈل سیکس لنڈن۔

گواہ شد :- سید صدق المرسلین خادم۔ صدر جماعت احمدیہ ساؤتھال لنڈن۔

مسل نمبر ۲۴۸۴۷

میں غلام رحمانی ولد شیخ غلام جیلانی صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۴۷ سال پیدائشی احمدی ساکن ساؤتھال لنڈن بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵-۳-۱۹۸۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۴۰۰/- پونڈ ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر (اگر کوئی ہوئی) حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- غلام رحمانی ولد غلام جیلانی ساؤتھال لنڈن۔

گواہ شد :- نسیم احمد باجوہ احمدیہ مسلم مشن مڈل سیکس لنڈن۔

گواہ شد :- سید صدق المرسلین خادم صدر جماعت احمدیہ ساؤتھال لنڈن۔

مسل نمبر ۲۴۸۴۸

میں محمد صادق ابوبکر ولد ابوبکر صاحب قوم انڈین برٹش پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ساؤتھال لنڈن بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹۸۱-۴-۲۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۱۸۰ پونڈ سالانہ بصورت گرانٹ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر (اگر کوئی ہوئی) حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- محمد صادق ابوبکر ولد ابوبکر صاحب ساؤتھال لنڈن۔

گواہ شد :- نسیم احمد باجوہ مبلغ سلسلہ مڈل سیکس یو۔کے لنڈن۔

گواہ شد :- منور احمد سیکرٹری تبلیغ ساؤتھال U.K. لنڈن۔

قیصر ہسپتال

جہاں بذریعہ جدید طریقہ علاج ہومیوپیتھی اور کوالیفائیڈ تجربہ کار ڈاکٹروں کی زیر نگرانی لاعلاج موذی امراض کینسر، شوگر۔ دمہ۔ کالی کھانسی امراض قلب۔ بلڈ پریشر وغیرہ کا شافی علاج۔ موجود ہے۔ بذریعہ خط و کتابت علاج کی سہولت بھی ہے۔

منجانب :

ڈاکٹر ایس اے قیصر ایم ڈی ہومیو آر ایم پی

قیصر ہسپتال بلاک وائی

وسن پورہ سکیم ۲ لاہور۔ فون۔ ۳۳۰۲۰۷

"گناہ ایک زہر ہے اسے مت کھاؤ"

(ارشاد حضرت ... اقدس)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: خطاب حضور

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مائیک پر تشریف لائے اور دو بج کر بیس منٹ پر اپنے پُر معارف خطاب کا آغاز فرمایا۔ حضور انور کا یہ خطاب چار بج کر چھ منٹ تک جاری رہا۔ اس طرح سے حضور نے قریباً پونے دو گھنٹے تک خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب میں جماعت احمدیہ کو اپنی طرف سے "ستارۂ احمدیت" دینے کا اعلان فرمایا۔ یہ ستارہ احباب جماعت احمدیہ کو حضور انور کی طرف سے بطور انعام عطا کیا گیا ہے۔ اس کے چودہ کونے ہیں۔ ہر کونے میں اللہ اکبر لکھا ہوا ہے اور درمیان میں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لکھا ہے۔

یہ ستارہ حضور انور ایدہ اللہ نے ایک خوبصورت کپڑے پر چھپوا کر احباب کو دکھایا اور حضور کی تقریر کے دوران دو احباب اس ستارے کو پکڑے کھڑے رہے۔

اس موقع پر حضور انور ایدہ اللہ نے اس ستارے کی عظمت اور اہمیت اور اس کے تاریخی پس منظر پر بہت دلنشین انداز میں روشنی ڈالی اس کی تفصیل آئندہ اشاعت میں ملاحظہ کریں۔

(باقی)

آرکیٹکٹس و انجینئرز کی توجہ کیلئے

۱۔ کیا آپ نے اپنے کوائف دفتر وقف جدید مرکزیہ میں یا لوکل چیپٹر میں یا صدر یا امیر ضلع کو بھیج دیئے ہیں؟ اگر نہیں تو جلد سے جلد بھجوا دیں۔

۲۔ کیا آپ نے رکنیت ایسوسی ایشن کا چندہ سالانہ بھجوا دیا ہے؟ اگر نہیں تو مبلغ -/۲۵ روپے دفتر انصار اللہ مرکزیہ، دفتر وقف جدید مرکزیہ، یا لوکل چیپٹر میں فوراً بھجوا دیں۔

۳۔ اگر آپ ۱۹۸۱ء کے رکن ہیں اور اب سال ۱۹۸۲ء کا چندہ ادا کر رہے ہیں۔ تو یہ اطلاع دینا نہ بھولیں۔

افتخار علی قریشی
(چیئرمین انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹکٹس و انجینئرز)

ماہنامہ تشحیذ الاذہان کا سالانہ نمبر

الحمد للہ کہ امسال بھی حسب سابق جلسہ سالانہ پر ماہنامہ تشحیذ الاذہان کا باتصویر سالانہ نمبر شائع ہو چکا ہے۔ یہ نمبر دلچسپ مضامین۔ سبق آموز کہانیوں، ہنسا دینے والے لطائف، دل لبھانے والی نظموں اور ناصرات کے صفحات پر مشتمل ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اپنے بچوں کے لیے قائدین اضلاع، قائدین مقامی، مجالس خدام الاحمدیہ اور تشحیذ الاذہان کے ایجنٹ حضرات کے ذریعہ حاصل کر کے اور بچوں کو اس بیش بہا دینی خزانہ سے مستفیض ہونے کا موقع بہم پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

(مینجر تشحیذ الاذہان ربوہ)

درخواستِ دُعا

میری اہلیہ اور تین بچے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(محمود انور خوشنویس الفضل ربوہ)

شفتل اور برسیم سے ہونے والا

جانوروں کا اپھارہ

نیز سرکن۔ گل گھوٹو۔ منہ کھر۔ کنار۔ زہرباد۔ واہ ٹک۔ تھنوں کی سوزش۔ گلٹیاں۔ ناڑ۔ دودھ کی کمی وغیرہ کے کامیاب نسخوں کے لیے "کیوریٹو ویٹرنری گائیڈ" حاصل کریں

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
کمپنی رجسٹرڈ پاکستان۔ لاہور، کراچی
ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۷ - ۶۰۶

ایک احمدی عورت جس کی عمر ۴۰ سال تک یا اس سے زائد ہو۔ بچے سنبھالنے اور گھر کے کام میں ہاتھ بٹانے کے قابل ہو اور شکاگو (امریکہ) میں رہائش کیلئے تیار ہو۔ کی ضرورت ہے۔ تنخواہ مناسب دی جائے گی۔ اور کرایہ وغیرہ کا انتظام بھی ہمارا ہوگا

جلسہ کے دنوں میں اگر ملاقات کی خواہشمند ہو تو گوندل کوالٹی سٹور گولبازار ربوہ میں بیگم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب سے رابطہ قائم کریں

خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کی جاسکتی ہے

بیگم ڈاکٹر بشیر احمد ۲۷ سید جمال الدین افغانی روڈ
یونیورسٹی ٹاؤن پشاور

فوری ضرورت

فضل عمر ہسپتال کے لیے فوری طور پر مندرجہ ذیل کارکنان کی ضرورت ہے۔ درخواست دہندگان مخلص محنتی احمدی ہوں اور کام کا تجربہ رکھتے ہوں جو تجربہ نہیں رکھتے یا کم تجربہ ہے وہ درخواستیں نہ بھجوائیں۔

۱۔ ڈرائیور ایک آسامی۔ چھوٹی گاڑی اور ویگن چلا سکتا ہو۔ کم از کم دس سال کا تجربہ ہو۔
۲۔ بیلدار دو آسامی۔
۳۔ چوکیدار ایک آسامی۔

مخلص احمدیوں سے درخواست ہے کہ وہ جلد اس طرف توجہ فرمائیں۔

(ڈاکٹر مرزا منور احمد۔ چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مکرم مولوی فتح محمد صاحب اسلم درویش قادیان وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

قادیان سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم مولوی فتح محمد صاحب اسلم درویش قادیان مورخہ ۳ دسمبر ۱۹۸۱ء وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مکرم مولوی فتح محمد صاحب اسلم موضع دھرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے۔ ۱۹۴۷ء میں دیہاتی مبلغین کلاس میں داخل ہوئے۔ تقسیم ملک کے بعد درویشانہ زندگی اختیار کر لی۔ اس طرح ابتدائی درویشوں میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہو گیا۔ کافی عرصہ بطور دیہاتی مبلغ خدمتِ دین سرانجام دیتے رہے۔ اس کے بعد مستقل طور پر قادیان آ گئے اور دفتر زائرین میں مفوضہ فرائض نہایت خوشدلی سے سرانجام دیتے رہے۔ خاموش طبع۔ نیک اور پابند صوم و صلوٰۃ تھے۔ ایک عرصہ سے انہیں دمہ کا عارضہ لاحق تھا۔ جو سال ڈیڑھ سال سے شدت اختیار کرتا چلا گیا۔ ہر ممکن علاج کیا جاتا رہا مگر کوئی دوا مستقل طور پر کارگر ثابت نہ ہو سکی۔ بدیں وجہ دن بدن کمزوری اور ضعف میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ آخر وقت مقدر آ پہنچا اور مولوی فتح محمد صاحب اسلم اپنے آقائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔

مرحوم کی یادگار بیوہ ایک لڑکا اور دو لڑکیاں ہیں۔ ایک لڑکی عزیزہ آصفہ بیگم کی شادی یہاں ربوہ میں سید شاہ میر احمد صاحب اشرف مالک کیفے اشرف گولبازار ربوہ سے ہوئی ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(مرسلہ نظارت خدمت درویشاں ربوہ)

مرحوم موصیان کے بارے میں ایک نہایت ضروری اعلان

بیرونجات سے مرحوم موصیان کی میتیں بہشتی مقبرہ میں تدفین کی غرض سے مرکز میں لائی جاتی ہیں۔ بعض دفعہ ان کے ورثاء یہ کہلا بھیجتے ہیں کہ مرحوم موصی کا حساب بنا رکھیں تا ربوہ آنے پر بلا تاخیر تدفین ہو سکے۔ حالانکہ یہ امر درست نہیں۔ مرحوم موصی کے اقرب ترین ورثاء میں سے کسی ایک کا مرکز میں خود پہنچ کر مرحوم موصی کے ترکہ کے بارہ میں مفصل بیان دینے پر ہی حساب تیار کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے ایسی صورتوں میں ورثاء کا فرض ہے کہ اپنے میں سے کسی ذمہ دار فرد کو فوری طور پر متعلقہ مقامی جماعت کے امیر صاحب / صدر صاحب کی مرحوم موصی کے ترکہ کے بارے میں مفصل رپورٹ کیساتھ مرکز میں بھجوا دیا کریں تا وہ خود دفتر وصیت میں تشریف لا کر اپنا بیان دیں نیز مقامی جماعت کی رپورٹ پیش کریں تا مرحوم موصی کا حساب تیار کیا جا سکے۔

- یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ حصہ جائیداد اگر فوری طور پر نقد ادا نہ ہو سکے تو صرف ربوہ کی جائیداد کی کفالت ہی قبول کی جاتی ہے۔
- مقامی جماعت کی رپورٹ مرحوم موصی کے ترکہ کے بارے میں نیز مرحوم موصی کی طرف سے سال رواں میں حصہ آمد کی آخری ادائیگیوں کے بارے میں مفصل ہونی چاہیئے۔
- بالکل مختصر اور مبہم رپورٹ کی بناء پر حساب نہیں بنایا جا سکتا۔ مثلاً یہ رپورٹ کہ "مرحوم کے ذمہ حصہ آمد یا حصہ جائیداد کا کوئی بقایا نہیں" مفید نہیں ہوگی۔ ادائیگی حصہ آمد یا حصہ جائیداد کے بارے میں رپورٹ متعلقہ سیکرٹری مال کی طرف سے آنی چاہیئے۔

(صدر مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

"جو شخص بد رفیق کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں۔" (ارشاد حضرت اقدس)